دیئے سے دیا جلے

ثمینہ طاہر بٹ

دیئے سے دیا جلے

ثمینہ طاہر بٹ

"ہائے عشال۔!!کیا پروگرام ہے بھئی اسبار تمہارا ویلنٹائین ڈے پر؟۔"اسد نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ ۔"نتھنگ" اسپیشل۔!!وہی ہمیشہ کی طرح سب فرینڈز کے ساتھ مل کر آؤٹنگ کا پروگرام بنائیں گے۔سب کو فلاور اور چاکلیٹس دیں گے۔ گفٹس ایکسچینج کریں گے۔شام کو لبرٹی چوک جائیں گے اور سب ملکر انجوائے کریں گے اور پھر۔۔۔!!!۔"

"اوہ۔۔کم آن عشال۔grown uo now !!!تم کیا ابھی تک ٹین ایجرز کی طرح بچگانہ حرکتیں کرتی رہتی ہو ہر event پر۔ بھئی، اب ہم Adultsہیں۔اور ہماری ایکٹیویٹیز بھی میچور ہو جانی چاہئیں اب۔۔اوکے۔!!۔"عشال کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ماہی اک اداسے ناک چڑھاتی اسے ٹوک گئی تو وہ صرف اسے دیکھ کر رہ گئی۔
"اوکے۔۔!!تو مِس ماہی، چلیں۔۔ آپ ہی بتادیں پھر کہ آپ کا کیا کریں گی چودہ فروری کو۔!!"اسد کو اسکا اس طرح عشال کو ٹوکنا بالکل بھی نہ بھایا تو اس نے کافی چبھتے ہوئے انداز میں پوچھا تھا۔

" Well!!! میں تم لوگوں کو یہ ہی بتانے والی تھی۔بلکہ میں تو سب کو انوائیٹ ہی کرنے آئی تھی۔برُو(بھائی) نے اس ویلنٹائیئن کو بھی نیو ائیر نائیٹ کی طرح یادگار اور شاندار بنانے کے لیئے ایک زبردست پارٹی ارینج کی ہے۔پورے شہر کی کریم ہو گی وہاں۔ انجوائیمنٹ اور انٹرٹینمنٹ کے سب پر ہگر امز رکھے گیئے ہیں۔۔اور میں چاہتی ہوں کہ میرے سب فرینڈز اور کلاس فیلوز اس "special Love event"کو بہت اسپیشل انداز سے منائیں۔اس لیئے گائیز میں آپ سبکو14 Febکی ویلنٹائین پارٹی کا انویٹیشن دے رہی ہوں۔!!"ماہی نے اپنے ایمولیئر کٹ بالوں کو اک اداسے جھٹک کر ایک شانے سے دوسرے پر منتقل کرتے اور قاتلانہ مسکراہٹ کی بجلیاں ان سب پر گراتے ہوئے کہا۔

" Waaoo thats great maahi " تمہارے برُو کی ارینج کی گئی پارٹیز تو واقعی اوسم ہوتی ہیں یار۔اور پھر جو لالی ووڈ اور بالی ووڈ کے اسپیشل گیسٹ وہ بلواتے ہیں۔۔آمیزنگ یار۔۔۔میں تو ضرور آؤنگا، اور چاہے کوئی آئے یا نہ آئے۔"!!فہد نے اسکا برُونامہ سنتے ہی کچھ اس انداز سے شوق کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک تفاخرانہ مسکراہٹ خود بخود اسے چہرے پر آگئی۔اور پہلے سے تنی گردن میں کچھ اور بھی اکڑاؤ بھر آیا۔

"ارے۔۔یہ تو کچھ بھی نہیں۔بالی ووڈ اور لالی ووڈ کی تقسیم تو اب پرانی ہو چکی۔اسبار بُرو نے اسپیشل گیسٹ ترک آرٹسٹ، بہلول، بھیتر، نہال اور انکے علاوہ بھی کئی ترکش اسٹارز کو انوائٹ کیا ہے۔اور ان سب کے علاوہ ہالی ووڈ سے بھی کچھ خاص مہمان آرہے ہیں" ، " i;m sure& کہ تم لوگ ان سے بھی ضرور ملنا چاہو گے۔اس لیئے میں نے بُرو سے تم سب کے لیئے اسپیشل انویٹیشنز لیئے ہیں and belive me تم لوگوں کو بہت مزہ آنے والا ہے۔!!"۔فہد کے ساتھ ساتھ ان سب کے آتشِ شوق کو بھڑ کاتے ہوئے ماہی نے اپنے شولڈر بیگ سے ان سبکے دعوت نامے نکالتے ہوئے کہا تو وہ سب اور بھی زیادہ ایکسائیٹڈ نظر آنے لگے۔

۔"واؤ ماہی یار۔۔!!تم تو تم، تمہاری تو ساری فیملی ہی گریٹ ہے۔بھئی، مجھے تو بہت شوق ہے بھیتر سے ملنے کا۔کیا تم میری ملاقات کروادو گی اس سے۔۔۔اور ایک فوٹو شوٹ بھی۔۔پلیز۔!1۔"اسکے ہاتھ سے اپنا کارڈ پکڑتے ہوئے فہد نے کانوں تک باچھے چیرتے ہوئے خوشامدی انداز سے کہا تو اسد کوفت سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

"Why not yaar!!"تم لوگ تو میرے بیسٹ فرینڈز ہو، اور تم لوگوں کی خوشی کے لیئے تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں dont worryسب کا فوٹو سیشن بھی ہو گا اور آٹو گرافس بھی جتنے چاہے لے لینا۔کوئی مسلہٰ نہیں۔۔اور اسد۔۔تم میرے سب سے اسپیشل گیسٹ ہو۔تمہیں میں اسپیشلی انوائٹ کر رہی ہوں۔۔یوں سمجھو کہ یہ پارٹی صرف تمہارے لیئے ہی تھروکی گئی ہے۔اوکے۔!!".بہت خوبصورت سرخ کھلتے گلاب کی شکل کا کارڈ اسد کو پکڑاتے ہوئے ماہی نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کچھ اس دلربائی سے کہا کہ سب کے مُنہ سے معنی خیز انداز سے (او) نکلا تھا۔اسد نے فارمل سے انداز سے ہلکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی اور بنا کچھ کہے کارڈ پکڑ کر دیکھے بغیر ہی اپنی کتاب میں رکھ لیا۔اسکے ساتھ بیٹھی عشال کے لیئے یہ سب بہت عجیب تھا۔وہ عجیب الجھن بھری نگاہوں سے ان دونوں کا دیکھ رہی تھی۔اسد نے اسکی طرف دیکھا اور ایک مانوس اطمینان بھری نگاہ اس پر ڈالی۔عشال کا سکون جیسے واپس لوٹنے لگا تھا۔

-------------------------------- -

اسد کا تعلق بیوروکریٹس کے خاندان سے تھا۔اسکے ننھالی سب کے سب پولیٹیشنز تھے۔پارلیمنٹیرنز اور اُم این ایز، ایم پی ایز کی بھرمار تھی ان کے ہاں، تو ددھال بیوروکریٹس سے بھرا پڑا تھا۔وہ تو خود شہر کی کریم تھے۔ان کے لیئے ایسی پارٹیز بہت معمولی بات تھیں۔عشال اسکی بیسٹ فرینڈ اور فرسٹ کزن تھی۔بچپن سے ہی وہ دونوں ساتھ تھے۔اپنی فطری سادگی اور معصومیت کی وجہ سے وہ اسے شروع سے ہی بہت پسند تھی۔خود اسکا مزاج بھی بڑا سادہ اور قلندرانہ سا تھا۔وہ اس طرح کی ایلیٹ کلاس پارٹیز میں شریک ضرور ہوتا تھا، مگر ان کے رنگ میں کبھی رنگا نہ جا سکا تھا۔جانے کیوں۔؟نہ تو وہ صحیح طرح سے بیوروکریٹ بن پایا تھا اور نہ ہی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

سیاستدان۔ اور اسکا یہ مزاج اور درویشانہ عادات ہی (بقول بھائی اور ڈیڈ) اسے اپنی کلاس میں مِس فٹ کرتی تھیں۔ مگر اسے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔
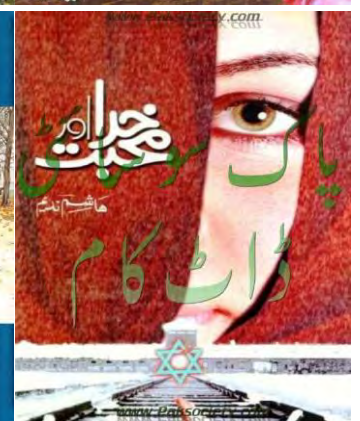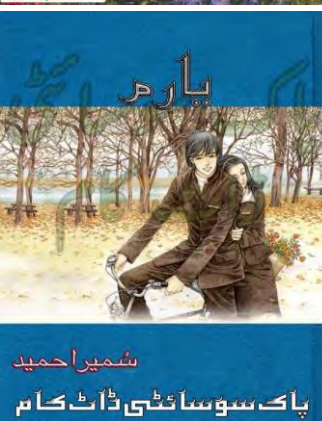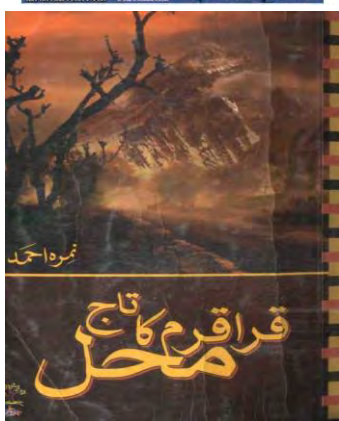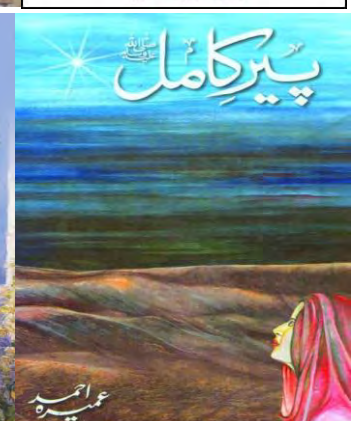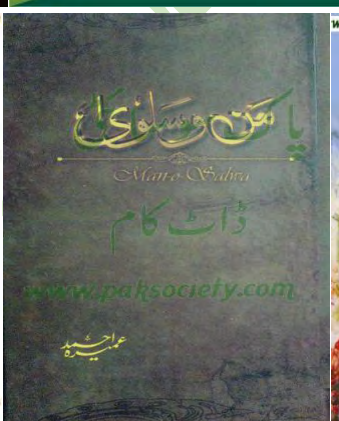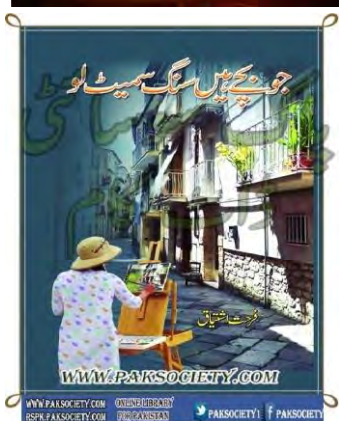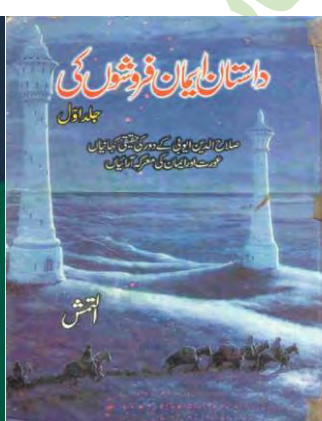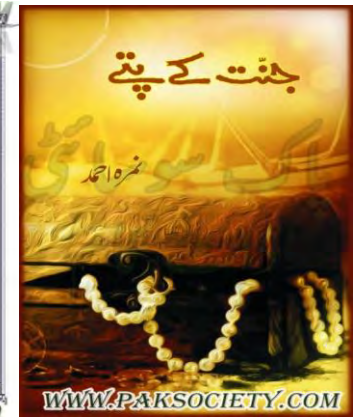
"میں جیسا ہوں، ویسا ہی رہوں گا۔ آپ مجھ پر اپنا ٹائم اور اینرجی ویسٹ کرنے کی بجائے کوئی نیا پراجیکٹ لانچ کر لیں۔ اس سے آپکا قیمتی وقت بھی بچے گا اور پرافٹ بھی ڈبل کمائیں گے۔!!۔" وہ بھائی یا ڈیڈ کے سمجھانے پر الٹا انہیں مشورہ دینے بیٹھا جایا کرتا، جس پر وہ سوائے جز بُز ہونے کے اور کچھ بھی نہیں کر پاتے تھے۔

اور ایسا ہی کچھ حال عشال کا بھی تھا۔ وہ اپنے بھائیوں اور بہن سے چھوٹی تھی۔ اور چھوٹے بچے عموماً یا تو بہت زیادہ لاڈلے ہوتے ہیں یا پھر بری طرح نظر انداز کر دئے جاتے ہیں۔ عشال کا شمار بھی دوسری قسم کے بچوں میں ہوتا تھا۔ نہ تو مام کے پاس اسکے لیئے وقت تھا اور نہ ہی ڈیڈ کو اتنی فرصت کے کہ اسکے چھوٹے چھوٹے مسائل کا حل تلاش کرتے پھریں۔ لہذا وہ بھی اپنے دونوں بھائیوں اور بہن کی طرح غیر ملکی پڑھی لکھی تمام ایٹی کیٹس سے مالا مال گورنسز اور میڈز کے زیرِ سایہ پل بڑھ گئی تھی، کسی خودرو پودے کی طرح۔ ہاں، مگر یہ اس کے حق میں بہت اچھا ہوا تھا کہ اس کے حصے میں جو گورنس آئی تھیں، وہ بہت شفیق اور مہربان تھیں۔ وہ خود اپنی اولاد کی دائیمی جدائی کا گھاؤ سینے میں لیئے پھر رہی تھیں۔ عشال کی معصومیت اور بھولا پن انکے دل کو ایسا بھایا کہ انہوں نے اپنی ساری ممتا، ساری محبت سارا خلوص بڑی فراخدلی سے اس پر نچھاور کر دیا اور گورنس سے زیادہ اس کے لیئے ماں بن گئیں۔ اسد چونکہ شروع دن سے اسکے ساتھ تھا، اسکا بیسٹ فرینڈ، اسکا سب سے بڑا اسپوٹر اور ویل ویشر۔ لہذا آنی کی محبتوں اور شفقتوں کا خود بخود ہی حصے دار بن گیا۔۔

۔ ماہی کے ڈیڈ کے فارم ہاؤس میں چلنے والی پارٹی اپنے عروج پر تھی۔ ویلنٹائین کے حوالے سے سرخ اور سفید رنگ ہی ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ سرخ رنگ خون کا رنگ۔۔ جنون کا رنگ۔۔ بھڑکتے جذبات کا رنگ۔۔۔ اور اس محفل میں اس رنگ کے سارے شیڈز نمایاں نظر آ رہے تھے۔ اتنے نمایاں کہ باقی کے سارے رنگ جیسے ماند پڑ گیئے تھے۔ ان کے تمام دوست پارٹی میں موجود تھے۔ وہ سب کے سب شوخ و شنگ اور حسین ترین ترکش اور بولڈ ترین بھارتی مہمانوں کی میزبانی میں بچھے بچھے جا رہے تھے۔ میوزک، ڈانس، مووی میکنگ، فوٹو شوٹس، آٹو گرافس، باتیں، ملاقاتیں سب ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اس پر ام الخبائیث کا کھلم کھلا استعمال۔ اس محفل کا رنگ اور ماحول کیا کم تھا کہ حواس گم کرنے کے لیئے یہ برانڈڈ مشروبات بڑی فراوانی سے پیئے اور پلائے جا رہے تھے۔

میوزک کے بے ہنگم شور میں ڈولتے، نامحرموں کی بانہوں میں جھولتے نازک وجود۔۔ اس بدیسی تہوار کی مذمومیت کو چار چاند لگا رہے تھے۔

۔"عشال۔!!تم کیا بوڑھوں کی طرح کونے میں گھسی بیٹھی ہو بور لڑکی۔ آؤ ناں، ڈانس فلور پر چلو ہمارے ساتھ۔ کم آن لیٹس ڈانس یار۔۔ایسا موقع اور ایسا ماحول روز روز تھوڑی آتا ہے۔ کم آن۔۔ آجاؤ تم بھی۔ ہمارا سارا گروپ بھی وہیں پر ہے۔!!"۔ فہد اور ردا بانہوں میں بانہیں ڈالے جھومتے ناچتے اسے بھی اپنے ساتھ اس بے ہنگم اچھل کود کا حصہ بنانے کی دعوت دینے چلے آئے تھے۔ وہ تو پہلے ہی اس ماحول سے اکتائی، بیزار سے شکل بنائے بیٹھی تھی انہیں اس طرح ایکدوسرے کے ساتھ چپکے نشے میں جھولتے دیکھ کر اور زیادہ بدمزہ ہوگئی اس لیئے نرمی اور سہولت سے انہیں ٹال کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ ردا اور فہد چند لمحے اسکے قریب کھڑے اسے دیکھتے رہے پھر شانے اچکاتے، ایکدوسرے سے اٹھکیلیاں کرتے واپس ڈانس فلور کی طرف چلے گیئے۔

عشال نے مڑ کر انہیں جاتے دیکھا اور پھر تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔ اس سے چند قدم دور دوسرے ٹیبل پر اسد اپنے چند ملنے والوں کے ساتھ بیٹھا بظاہر باتوں میں مصروف تھا مگر اسکا پورا دھیان اسکی طرف ہی تھا۔ اس لیئے جیسے ہی فہد اور ردا اسے پاس سے ہٹے، وہ بھی معذرت کرتے ہوئے اٹھا اور سیدھا اسکی ٹیبل پر چلا آیا۔۔ "عشال۔!! چلیں اب۔؟

i hope تم نے ماہی کی پارٹی بہت انجوائے کی ہوگی۔؟ بھئی، آخر کو تمہیں شوق بھی تو بہت تھا ناں اس پارٹی میں آنے کا۔؟؟!!"۔ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اسد نے اسے شرارتی انداز سے دیکھتے ہوئے چھیڑا تو وہ بے حد غصے سے اسے گھورنے لگی کیونکہ وہ تو سرے سے یہاں آنا ہی نہیں چاہتی تھی، یہ تو ماہی کا اسد کو اسپیشل دعوت دینا اور پھر اسد کا اسے زبردستی ساتھ چلنے پر مجبور کرنا تھا کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مان گئی اور اسکے ساتھ چلی آئی۔ اور اب بھیتر، بہلول اور نہال سمیت انڈین اور پاکستانی اداکاروں اور ماڈلز کے لٹکے جھٹکے دیکھتی بری طرح سے بیزار ہو چکی تھی۔

"اسد۔!! میں نے تم سے نہیں کہا تھا ماہی کے اسپیشل چیف گیسٹ بن کر اس دھماکے دار پارٹی میں آنے کو۔ ربش۔۔ خود تو آئے ہی، خواہ مخواہ مجھے بھی ساتھ گھسیٹ لائے۔۔ قسم سے سخت عاجز آگئی ہوں میں اس شور وغل اور ہنگامے سے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم لوگ جا کہاں رہے ہیں۔؟ کیسے لوگ ہیں ہم۔؟ حکمران ہمارے کشکول نہیں چھوڑتے اور ہم لوگ یہ اللے تللے۔ اب تم خود دیکھ لو، اس ایک پارٹی پر ہی غریب عوام کا خون چوس کر بنایا جانے والا بیشمار پیسہ کس بیدردی سے لٹایا ہے ماہی کے پیرنٹس اور بھائی نے۔یہ۔۔ یہ جو پڑوسی ملک سے انہوں نے فنکار بلوائے ہیں اپنی پارٹی کی شان بڑھانے کے لیئے، جنکے ایک دیدار، ایک فوٹو گراف، ایک آٹوگراف کے لیئے ہماری ینگ جنریشن پاگل ہوئی جارہی ہے۔۔ تو بھلا کتنا خرچہ آیا ہوگا اس لگژری پر۔ ذرا حساب تو لگا کے دیکھو۔۔ میرے تو ہوش اڑ گیئے اسد۔۔ میں دعوے سے کہتی ہوں کہ تمہارے حواس بھی ساتھ چھوڑ جائیں گے۔!!" اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتے، باہر کی سمت جاتے ہوئے عشال کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی، اور اسکی باتیں سن سن کر اسد کے روشن چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی جارہی تھی۔

"ہیلو گائیز۔!! ابھی تو پارٹی اپنی پیک پر آئی ہے، اور تم لوگ کہاں چل دیئے۔؟ ابھی تو آگے بھی بہت سے سرپرائیز ز آرگنائیز کر رکھے ہیں بروننے۔۔ اور ویسے بھی تم لوگوں کو آئے ابھی زیادہ دیر تو نہیں ہوئی۔!!"۔ وہ دونوں اپنے دھیان باتیں کرتے پارٹی چھوڑ کر باہر جارہے تھے، اچانک ماہی کے سامنے آجانے پر رک گئے۔ ماہی یونیورسٹی کے پہلے دن سے ہی اسد پر مرمٹی تھی۔ اس نے اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لیئے ہر حربہ آزما کر دیکھ لیا تھا۔ مگر اسد کی بیگانگی اور لاپرواہی میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ اسے بھی اسی طرح ٹریٹ کرتا تھا جیسے کہ باقی سب کلاس فیلوز کو کرتا تھا۔ ہاں اسکی بھرپور توجہ اور خاص دوستی کا مرکز صرف اور صرف عشال ہی تھی اور ماہی سے یہی بات برداشت نہیں ہوتی تھی۔ اسد کی اس سپیشل اٹینشن کی وجہ سے ہی عشال، ماہی سمیت اور بھی کئی لڑکیوں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی تھی۔

"Sorry Mahi, its too late now" ہم نے تمہارا انویٹیشن قبول کیا اور اپنے سارے پروگرامز چھوڑ کر صرف تمہاری خوشی کے لیئے پارٹی میں چلے آئے۔ اور ہاں، تم نے واقعی سچ کہا تھا۔ اس پارٹی میں انجوایمنٹ اور انٹرٹینمنٹ کے لیئے واقعی بہت کچھ ہے۔ ہم تمہارے برو کو تھینکس کہتے ہیں اتنی اچھی پارٹی آرگنائیز کرنے کے لیئے اور خاص طور سے نہال، بھیتر اور بہلول سے ہمیں ملوانے لے لیئے۔ تم ان تک ہماری بیسٹ وشز پہنچا دینا۔ اور اب ہمیں اجازت دو۔ ہمیں ابھی کہیں اور بھی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمارا ویٹ کر رہے ہونگے۔!!" اسد نے اپنے مخصوص نرم انداز سے کہتے ہوئے عشال کا ہاتھ پکڑا اور ماہی کا جواب سنے بغیر باہر کی راہ لی۔ ماہی اسکے اس طرح پارٹی چھوڑ جانے پر ہکا بکا کھڑی انہیں دیکھتی رہ گئی۔

۔ اسوقت رات خاصی بھیگ چکی تھی۔ پچھلی رات بارہ بجے سے شروع ہونے والا ویلنٹائین کا بخار اب قدرے ہلکا پڑنا شروع ہو چکا تھا۔ اس "بدیسی تہوار" نے پچھلے کچھ سالوں سے ان تمام "دیسیوں" کو کچھ اس طرح اپنی گرفت میں جکڑ رکھا ہے کہ اب اس بھیڑ چال میں سب ہی شامل ہو چکے ہیں۔ "محبت کا عالمی دن" "محبتوں کا پیغامبر۔۔ ویلنٹائین ڈے۔۔ محبت کی آڑ میں بے راہ روی پھیلاتا، معصوم اور کچے ذہنوں کو آلودہ کرتا اپنے اختتام کی طرف گامزن تھا۔ اور ایسے میں شہر بھر میں جا بجا ان "محبتوں کے پھیلاوے" کچرے کی صورت ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔ مرجھائے، مسلے، کچلے پھول۔ سرخ روپہلے دلوں والے پھٹے ہوئے گفٹ پیپرز۔ چاکلیٹ اور کینڈیز کے ریپرز، پھٹے غبارے۔ ہر سڑک، ہر گلی کے کسی نہ کسی کونے میں ان ہی خرافات کا ڈھیر لگا تھا۔ عشال اسد کے ساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھی شہر کی معروف سڑکوں کا حال دیکھ دیکھ کر کڑھ رہی تھی۔ اسد اسکی تاسف اور دکھ سے بھری باتیں سن سن کر مسکرا رہا تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ ایسی ہی ہے۔

"اوہو بھئی۔!! اب کہاں لے جارہے ہو مجھے۔؟ اگر پھر ماہی کی پارٹی جیسی ہی کسی اور پارٹی میں جانے کا پروگرام ہے تمہارا تو پلیز، مجھے پہلے گھر ڈراپ کر دو۔ میرا اسوقت کہیں بھی جانے کا موڈ نہیں ہے۔" اسے انجان راستے کی طرف مڑتے دیکھ کر وہ تقریباً چلا ہی

اٹھی تھی۔ مگر اسد نے جواب دیئے بغیر سامنے بنی بڑی سے عمارت کے گیٹ پر گاڑی روک کر ہارن دیا۔ گیٹ فوراً ہی کھل گیا اور اسد مزے سے گاڑی اندر لے گیا۔

"اسد بھیا۔!! آپ آ گئے۔ ہم شام سے آپکا انتظار کر رہے تھے۔ آپ نے اتنی دیر کر دی۔ اب تو ہم مایوس ہی ہو گئے تھے کہ آپ نہیں آئیں گے۔!!" ان کے اندر آتے ہی جانے کہاں سے بہت سارے بچے نکل کر اس سے لپٹ گئے۔

"ارے بھئی۔!! میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں ضرور آؤں گا تو بھلا کیسے نہیں آتا۔؟ دیکھو تم لوگوں کی خاطر سب کچھ چھوڑ کر چلا آیا تمہارا بھیا۔۔ اور دیکھو تو ذرا آج تو میرے ساتھ تمہاری عشال آپی بھی آئی ہیں تم سب سے ملنے۔!!" اس نے بڑے پیار سے بچوں کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی عشال کا تعارف بھی کروایا تھا۔ عشال نے حیرت اور دلچسپی سے اپنے ارد گرد پھیلے بچوں کو دیکھا جو شرمائے شرمائے سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"عشال۔!! یہ S.O. S ولیج کے معصوم بچے ہیں۔ میں اپنا ہر اہم دن اور تہوار انکے ساتھ ہی منانا پسند کرتا ہوں۔ تمہاری طرح یہ بھی میرے سب سے سچے اور اچھے دوست ہیں۔!!" اسد نے ایک چھوٹے سے بچے کو گود میں اٹھا کر پیار کرتے ہوئے کہا تو وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے ہنسنے لگی۔ جلد ہی وہ ان سب سے گھل مل گئی تھی۔ پھر ان دونوں نے اب سب بچوں میں ڈھیروں تحائف تقسیم کیئے تھے (جو اسد کے فون کرنے پر اسکے ملازم وہاں لائے تھے)۔ بچے ان سے تحائف، مٹھائیاں اور پھل لے کر بے حد خوش ہو رہے تھے۔ انکے خوشی سے چمکتے چہرے ان دونوں کی روح میں جیسے سکون اتار رہے تھے۔

"اسد۔!! تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تمہارے اتنے اچھے چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے سے دوست بھی ہیں۔ اگر تم مجھے پہلے بتا دیتے تو میں بھی پہلے ہی ان سب سے دوستی کر لیتی۔!!"

"صرف چھوٹے چھوٹے ہی نہیں، میرے تو بڑے بڑے دوست بھی ہیں۔ تم ملو گی ان سے بھی۔۔؟ چلو، کیا یاد کرو گی، آج میں تمہیں اپنے سارے دوستوں سے ملواتا ہوں۔!!" واپسی میں عشال نے بڑی معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے گلہ آمیز انداز سے کہا تو وہ بے ساختہ ہنس دیا اور پھر ایک ہسپتال کی پارکنگ میں گاڑی روکتے ہوئے مزے سے بولا تو وہ اس سے بھی پہلے چھلانگ مار کے گاڑی سے نکلی تھی۔

"اسد!! آج میں بہت خوش ہوں۔ یقین کرو، میرا آج کا ویلنٹائن صحیح معنوں میں ویلنٹائن ہوا ہے۔ تم ٹھیک کہتے۔ محبتوں کے اصل حقدار یہ لوگ ہی ہیں، جن میں تم صبح سے محبتیں بانٹتے پھر رہے ہو۔ باقی تو سب کچھ جو محبت کے نام پر ہو رہا ہے، بس اللہ ہی معاف کرے۔ یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ کیا میڈیا، کیا عوام، کیا خواص، سب کے سب بنا سوچے سمجھے ایک ہی سمت سر

پٹ دوڑے چلے جارہے ہیں، یہ سوچے بغیر کہ اس اندھی دوڑ سے ہماری اقدار اور روایات کا کس قدر شدید نقصان ہو رہا ہے۔

تمہیں یاد ہے ناں اسد، ہمیں آنی نے ہمیشہ انسان اور انسانیت سے پیار کرنا ہی سکھایا ہے۔ یہ آنی کی تربیت اور اللہ کا خاص کرم ہی تو ہے کہ ہم پاور، پوزیشن اور اسٹیٹس کانشس ہونے کی بجائے اللہ اور اسکی مخلوق سے محبت کرتے ہیں۔ یہ ہی اللہ اک حکم ہے اور یہ ہی اسکے نبی ﷺ کا فرمان بھی۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری آج کی نسل کو اس بات کا احساس ہی نہیں رہا۔ کاش کہ وہ بھی انسان اور انسانیت سے محبت کرنا سیکھ جائیں تو پھر اس دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے۔ کاش وہ یہ بات سمجھ لیں کہ جن محبتوں کی تلاش میں وہ مارے مارے پھر رہے ہیں، وہ تو ایک سراب ہیں۔ اگر وہ اپنے انمول جذبے اور محبتیں ان جیسے مستحق لوگوں میں بانٹیں، اور اپنی دولت کا کچھ حصہ ان نادار اور ضرورت مند لوگوں پر لٹادیں تو شائد ہمارے معاشرے کے آدھے دکھ سرے سے ختم ہی ہو جائیں۔۔!!"

اسد کے ساتھ کئی اولڈ ہاؤسز، یتیم خانوں اور ہسپتالوں میں بے شمار تحفے اور محبتیں بانٹنے کے بعد رات گئے وہ لوگ گھر لوٹ رہے تھے۔ ان کے چہرے پر سچی خوشی اور سکون پھیلا ہوا تھا جس نے عشال کی معصومیت اور خوبصورتی میں بیشمار اضافہ کر دیا تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو عشال۔!! مگر مجھے پورا یقین ہے کہ جلد ہی وہ دن بھی ضرور آئے گا جب ہم ان بدیسی تہواروں اور مانگے تانگے کی خوشیوں سے خوش ہونا چھوڑ دیں گے۔ آج ہم نے دیا جلایا ہے، انشااللہ، بہت جلد ایسے بہت سے دیئے جلیں گے اور دیکھنا تم، ہمارے جیسے نوجوان ہی ان ہائی فائی پارٹیز کو چھوڑ کر ہماری ہی طرح ان دئیوں سے دیئے جلاتے چلے جائیں گے۔ انشااللہ۔!!"

"انشااللہ۔ ایسا ہی ہوگا۔!!" عشال نے اسکی بات کے جواب میں اسکی طرف دیکھتے ہوئے دل کی گہرائیوں اور جذبہ سے کہا تھا۔ اور اس بات کا تو انہیں بھی پورا یقین تھا کہ اپنے حصے کا دیا تو وہ جلا ہی رہے تھے۔ اب اس دیئے سے اور آگے کتنے دیئے جلتے ہیں، یہ تو آنے والا وقت ہی بہتر جانتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔